| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

تحریک پاکستان میں علمائے اہلسنت کا کردار

ھندوستان میں جب سے انگریز آیا تو علماء اسلام واکابرین دیوبند نے انگریز کو دشمن اسلام اور دشمن مسلمان سمجھتے ہوئے اس کے خلاف کام کرنا اپنا ایمان سمجھا۔ھندوستان میں انگریز کے ناپاک قدم لگتے ہی ہر طرف ظلم ہی ظلم ہونے لگے اور اسلام کے خلاف خطرناک سازشیں بڑھنے لگی۔انگریز کے خلاف ھندوستان میں بہت سی تحریکیں علماء اسلام واکابرین دیوبند نے چلائی

۱۔تحریک بالاکوٹ شہیدؒ انگریز اور سکھ مظالم کے خلاف چلائی گئی۔اس تحریک کی قیادت پیر طریقت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے کی۔

۲۔۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کی تحریک چلی۔شاملی کے میدان میں انگریز کے خلاف جہاد کی قیادت کرنے حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ،حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ،حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حافظ ضامن شہیدؒ تھے۔

۳۔تحریک خلافت انگریز کے مظالم کے خلاف چلی۔قیادت کرنے والے شیخ الہند حضرت مولانا محمودالحسن دیوبندیؒ،امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ ،حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ جیسے کئی اور بڑے اکابرین دیوبند نے کی۔

۴۔انگریز کے مظالم کے خلاف احتجاجی طور پر تحریک ترک موالات چلائی گئی۔اس تحریک کی قیادت کرنے والے امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ جیسے اکابرین دیوبند تھے۔سید حسین مدنی جیسے عظیم اکابرین دیوبند نے بھی اس تحریک کی قیادت کی

۵۔تحریک ہجرت انگریز کے خلاف احتجاجی طور پر چلائی گئی جس سے انگریز کی پریشانی حد سے زیادہ بڑھ گئی۔اس تحریک کی بھی قیادت امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے کی۔

۶۔تحریک ریشمی رومال انگریز کے خلاف ایک منظم حکمت عملی کے ساتھ چلائی گئی۔اس تحریک کی قیادت کرنے والے شیخ الہند حضرت محمودالحسن دیوبندیؒ جیسی عظیم ہستی نے کی۔

۷۔تحریک پاکستان انگریز کے خلاف چلی۔قیادت کرنے والے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ،حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ جیسے کثیر تعداد میں اکابرین دیوبند تھے۔

غرض جتنی تحریکیں انگریز کے خلاف چلائی گئی ان تحریکوں میں اکابرین اہلسنت دیوبند نے شمولیت کی جبکہ بریلوی علماء نے جتنی تحریکیں انگریز کے خلاف چلائی گئیں انکی مخالفت کی اور تحریکوں میں شامل ہونے والوں اور قیادت کرنے والوں کے خلاف کفر وارتداد کے فتوے لگائے گئے اور ان کو گستاخ رسول کہا گیا۔اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انگریز کا دشمن کون رہا اور انگریز کے ہاتھ کون مظبوط کرتا رہا۔

علمائے اہلسنت دیوبند نے انگریز کے خلاف کام کیا مگر محاذ الگ الگ بنا کر کیا جس سے انگریز کی کمر مزید ٹوٹتی گئی تھی۔کسی نے مجلس احرار میں شامل ہوکر انگریز کے خلاف بھرپور کام کیا تو کسی نے کانگریس میں رہ کر انگریز کے خلاف جہاد کیا تو کسی نے مسلم لیگ میں شامل ہوکر انگریز کے خلاف نعرہ بلند کیا یعنی اکابرین دیوبند انگریز دشمن تو تھے مگر انگریز کے خلاف کام کرنے کے طریقے الگ الگ اپنا رکھے تھے۔

۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں شہادتوں کے بعد علمائے اھلسنت نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد صرف اس لیے رکھی تھی کہ یہاں سے انگریز کے خلاف علماء تیار کیے جائیں گیا اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ انگریز کے خلاف چلنے والی ہر تحریک کی قیادت دارالعلوم دیوبند کے فضلا نے کی

اور جن کو بریلوی اپنا اکابر کہتے ہیں ان لوگوں میں سے اگر کسی نے ان تحریکوں میں شمولیت کی تو اس وجہ سے کی کہ یہ لوگ یا تو دارالعلوم دیوبند سے پڑھے تھے یا ان علمائے دیوبند کی صحبت پائی تھی جیسے خواجہ ضیاء الدین سیالوی صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کے مداح تھے۔ تو آیئے ذرا دارالعلوم دیوبند اور اس کے ایک فیض کے متعلق تھوڑی سی تفصیل پڑھ لیں:

۱۔ پروفیسر احمد سعید ایم اے او کالج لاہور صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"۱۹۱۳ میں جب (جامعۃ الازھر کے شیخ) علامہ رشید رضا مصری ہندوستان تشریف لائے تو دارلعلوم دیوبند کے معائنہ کے بعد انہوں نے فرمایا کہ

"اگر میں دارلعلوم دیوبند کو نہ دیکھتا تو ہندوستان سے نہایت غمگین ہو کر جاتا۔ اس دارلعلوم نے مجھ کو بتلا دیا ہے کہ ہندوستان میں بھی علوم عربیہ اور تعلیمات مذہبی اعلیٰ پیمانے پر ہیں"۔

(حصول پاکستان ص ۳۸، مطبوعہ علم وعرفان پبلیشرز لاہور)

۲۔ پروفیسر مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں کہ:۔

"جب ۱۲۸۳ء۔۱۸۸۷ء میں مولانا قاسم نانوتوی نے دیوبند میں دارلعلوم کی بنیاد رکھی تو دہلی میں بھی اسکا چرچا ہوا"

(تذکرہ مظہر مسعود ص ۴۸، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

۳۔ بریلوی مناظر مولوی غلام مہر علی صاحب لکھتے ہین کہ:۔

اب دیوبند ایک مستقل تحریک، مکتبہ فکر بلکہ مذہبی فرقہ کی حثیت اختیار کر گیا۔ اس میں شک نہیں کہ علمی نقطہ نگاہ سے بڑے ذی علم حضرات بھی اس کی کوکھ سے پیدا ہوئے، ناموری اور شہرت اس کی بلائیں لینے لگیں طلباء کا لشکر جرار، اساتذہ کا جم غفیر، بجٹ کا ہوشربا حجم، لائبریری کی وسعتیں عمارت کا حسن وجمال، سر بہ فلک محلات کی خیرہ چشمی یقیناً اس قابل ہیں کہ کوئی بھی انصاف پسند مورخ ان سے چشم پوشی نہیں کر سکتا"

(دیوبندی مذہب ص ۱۴)

دارلعلوم دیوبند ایسے ہی علمی سمندر نہ تھا بلکہ غیروں کو بھی اس کا اعتراف تھا۔ جسکو بریلوی کمپوڈر مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ،۔۔۔۔۔ واحسرتا

اھل سنت بر قوالی وعرس — دیوبندی بہر تصنیفات و دروس

خرچ سنی بر قبور و خانقاہ — خرچ نجدی بر علوم و درسگاہ!

(دیوان سالک ص ۴۵ بحوالہ رسائل نعیمیہ)

۴۔اور ذرا درج ذیل حوالہ کو بھی پڑھو جس کو بریلوی ارشد القادری صاحب یوں بیان کرتے ہیں کہ:۔

"سارا ملک اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ دیوبند ایک بہت بڑا مدرسہ ہے جہاں
علمائے دین پیدا کیے جاتے ہیں"۔

(سوانح امام احمد رضا ص ۲۳، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

یہ غلط فہمی نہیں بلکہ ایک روشن حقیقت تھی سارا ملک دارالعلوم دیوبند کو ایک بہت بڑا علمی مدرسہ سمجھتا تھا۔

۵۔بریلوی ڈاکٹر احسن رضا اعظمی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"ایسے حالات میں مصلحین امت کا ایک گروہ عیسائیت کے سیلاب کو روکنے کیلئے میدان
عمل میں کود پڑا اور بہت سے تعلیمی ادارے قائم کیے گیے جو فقہی مراکز کی حیثیت سے کام
کرنے لگے

اہم مدارس و مراکز کے نام مندرجہ ذیل ہیں

نام	مقام	مؤسس
دارلعلوم دیوبند	دیوبند	حاجی عابد حسین
مدرسہ جامع مسجد ناخدا	کلکتہ	مولانا ابوالکلام آزاد

(فقیہ اسلام ص ۱۰۵۔۱۰۴، مطبوعہ ادارہ تصنیفات امام احمد رضا مسجد کھارادر)

یہ ہے دارلعلوم دیوبند جس کی علمی شان وشوکت اپنے کیا دشمنوں کو بھی تسلیم ہے۔
یاد رہے دارالعلوم دیوبند ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز کی مخالفت میں قائم کیا گیا تھا

۱) مسٹر سمتھ نامی انگریز اپنی کتاب **Modern Islam In India**
میں صاف طور پر لکھتا ہے کہ:
"دارلعلوم دیوبند نام ہے انگریز کی مخالفت کا"

۲) دیکھیے بریلویت کے بانی علمائے حقہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔
"ان کی ابھی ایک آنکھ کھلی ہے مگر دوسری ابھی تک بند ہے"
(الحجۃ)

یعنی انگریزوں سے مخالفت والی تو کھلی ہے"

(دیوبندی مذہب ص ۴۳۶، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

دیکھیے مولوی احمد رضا خاں بانی بریلویت اور بریلوی مناظر غلام مہر علی چشتیاں کو بھی یہ بات تسلیم ہے کہ دارلعلوم
دیوبند کے پڑھے ہوئے فاضل علماء اہلسنت انگریز کے دشمن اور مخالف تھے۔

۳) مولوی غلام رسول سعیدی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:۔
خصوصا جب کہ انگریزوں کے خلاف ترک موالات کی تحریک میں (شیخ الہند مولانا محمود الحسن
دیوبندیؒ) پیش پیش رہے ہوں"

(مقالات سعیدی ص ۵۲۱۔ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

علمائے دیوبند کی انگریز مخالفت کا ذکر تحریک خلافت کے حوالے سے پروفیسر مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں کہ:۔

''برطانیہ اور دولتِ عثمانیہ کے مابین تصادم کی صورت میں پوری مخالفت حقیقت حال مشق آخر کے خلاف نظر آتی ہے''

(انوار رضا ص ۴۲۰)

یعنی شیخ الہندؒ کی انگریزوں سے بھرپور مخالفت خلافت عثمانیہ کے مسئلے پر بریلوی پروفیسر کو بھی تسلیم ہے۔
حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کی انگریز دشمنی اور ان کے خلاف جہاد کو دیکھنا ہو تو ذرا فریق مخالف کے گھر سے اس درج ذیل پیراگراف کو غور سے پڑھ لیں:۔

''۱۹۱۶ء میں مولانا محمود حسن نے ریشمی خط کے ذریعہ آزاد مملکت کا خاکہ پیش کیا۔ اسی مقصد کیلیے مولانا محمود حسن حجاز گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انگریز عربوں سے مل کر حجاز پر ترکی اقتدار کا خاتمہ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ ترکوں پر علمائے حجاز اور علمائے ہند کی طرف سے کفر کے فتوے لگائے جا رہے تھے۔ مولانا محمود حسن نے حجاز میں ترکی وزیروں سے بات چیت کی مگر اسی اثنا میں شریفِ مکہ نے ترکوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ شریفِ مکہ نے ترکوں کے خلاف ایک محضر نامہ پر مولانا محمود حسن کے دستخط کرانا چاہے مگر وہ روپوش ہو گئے۔ جب باہر آئے گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کیے گئے۔ ۱۹۱۷ء میں قاہرہ کے قریب ایک جیل میں نظر بند تھے۔ انگریز افسروں نے ''باغیانہ'' سرگرمیوں کے بارے میں استفسارات کیے اور ایک دستاویز دکھائی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ مولانا محمود حسن سلطان ترکی، ایران و افغانستان کو متحد کر کے ہندوستان پر اجتماعی حملہ کر کے آزاد حکومت کے قیام کے لیے کوشش کر رہے تھے۔ بہرکیف ۱۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو مالٹا بھیج دیے گئے جہاں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی۔ اسارت مالٹا کے بعد آپ ہندو مسلم اتحاد کے داعی بن گئے۔
جس طرح انقلاب ۱۸۵۷ء سے قبل مولوی سید احمد بریلوی ناکام ہوئے۔ اسی طرح انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد کی جانے والی یہ کوشش بھی بالآخر ناکامی و نامرادی کا شکار ہوئی۔
(انوار رضا ص ۴۷۱۔۴۷۰، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

مندرجہ بالا پیراگراف سے چند باتوں کا پتہ چلتا ہے کہ:۔
۱) حضرت شیخ الہندؒ نے انگریزوں کے خلاف ایک ریشمی رومال نامی تحریک چلائی جسکی وجہ سے انہوں نے مالٹا جیسی سخت قید اور صعوبت برداشت کی۔
۲) ترکوں کے خلاف ایک محضر نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر کے روپوش ہو گئے۔
۳) بریلوی علامہ نے تسلیم کر لیا کہ ۱۸۵۷ء کے بعد جس طرح سے انگریز کے خلاف تحریک ناکام ہوئی اسی ۱۸۵۷ء سے قبل حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی انگریز کے خلاف تحریک بھی ناکام ہو گئی تھی۔
شیخ الہند کی انگریز سے دشمنی اور مخالفت کا اندازہ لگانا ہو تو ذرا ان کے اِن الفاظ پر غور کر لیں کہ:۔
''اگر میری صدارت سے انگریز کو تکلیف ہوئی تو اس جلسے میں ضرور شریک ہوں گا''
(نقشِ حیات حصہ دوم ص ۲۵۸)

آخری لمحات میں حضرت شیخ الہند کے الفاظ یہ تھے:

''مرنے کا تو کچھ افسوس نہیں ہے مگر افسوس ہے کہ میں بستر پر مر رہا ہوں تمنا تو یہ تھی کہ میں میدان جہاد میں ہوتا اور اعلاء کلمۃ الحق کے جرم میں میرے ٹکڑے کئے جاتے''

(نقشِ حیات حصہ دوم ص ۲۶۹)

بہر حال ہم آگے چل کر اپنے علماء کی جدو جہد کو دکھاتے ہیں

پروفیسر احمد سعید ایم اے او کالج لاہور لکھتے ہیں کہ

(جس میں تحریک خلافت کی بھر پور تائید کی گئی ہے)

''اسلام کا واضح اعلان ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے تو دوسرے بھائی کا فرض ہے کہ وہ بہ ممکن ذرائع سے اس کی مدد کرے۔ خود ترکوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی تحریروں و تقریروں نے ہمیں غیرت دلائی کہ ہم اپنے وطن کی آزادی کی قدر کریں''

(حصول پاکستان ص ۱۲۸، مطبوعہ علم و عرفان پبلیشرز لاہور)

آگے لکھتے ہیں کہ:۔

''تحریک خلافت نے مسلمانوں کو تحریک پاکستان کیلئے تیار کیا۔ قائد اعظم کی آواز پر پوری

مفتی فیض احمد گولڑوی بریلوی لکھتے ہیں کہ:۔

''اس کی طرف مسلمانوں کے رجوع کا ایک اور باعث بھی ہوا اور وہ یہ تھا کہ مولانا محمود الحسن دیوبندجو بعد میں شیخ الہند کے نام سے مشہور ہوئے ان ایام میں جزیرہ مالٹا سے رہا ہو کر واپس ہندوستان تشریف لائے تھے۔اس تحریک کے بہت بڑے حامی ہو چکے تھے ان کی معیت بلکہ ان کے اتباع میں تمام دیوبندی علماء باستثنے جناب مولوی اشرف علی تھانوی اس تحریک میں شامل ہو چکے تھے''۔

(مہر منیر ص۲۷۲)

یعنی تحریک خلافت میں تمام دیوبندی علماء شامل تھے۔

ان درج بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ تحریک پاکستان یہ دراصل تحریک خلافت کے قائدین، جن میں جمیعۃ علمائے ہند کے اکابرین شامل تھے، کا فیض ہے۔اور ذرا فریق مخالف کے درج ذیل حوالہ جات سے بھی اندازہ لگائیں کہ تحریک پاکستان میں علمائے اہلسنت دیوبند کا کیا کردار رہا

۱)بریلوی پیراولادرسول محمد میاں قادری برکاتی مارھری صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

''اور جب لیگی فخر سے کہتے ہیں کہ کیا حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ لیگ کے حامی نہیں ہیں اور تو اور اکثر علمائے دیوبند لیگ میں موجود ہیں''

(مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری ص۶)

''اور جب لیگی جلسے میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں''

(ایضاً ص۶)

''لیگی تحریکات کے سلسلے میں تھانوی کو شیخ الاسلام تھانہ بھون حکیم الامت کی حثیت سے نمایاں کیا تھانوی کے نمائندگان لیگ کے جلسوں میں خاص احترام سے پہنچائے، تھانوی کے بیانات لیگ کی تائید میں اپنے اخبار اور لیگ کے جلسوں میں خاص اہتمام سے چھاپے اور پڑھوائے''

(ایضاً ص۶)

''اور جب لیگ کی خاص کمیٹی میں تھانوی کو عملاً باتیاز خصوصی دیا جاتا ہے کہ وہ اس میں بذریعہ نمائندہ شریک ہو''

(ایضاً ص۶)

''اس لیے کہ وہابیت دیوبند کی لیگ میں کیا کمی ہے''

(ایضاً ص۲۰)

اس رسالے پر ۱۵ جید بریلوی علماء کی تقاریظ موجود ہیں

۱)بریلوی شیر بیشہ اہل بریلویت مولوی ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی مجددی لکھنوی

۲)مولوی سید عبد القادر قادری راندیری بریلوی

۳)مولوی عبد القادر میاں قادری دھواری راجوی بریلوی

۴)مولوی احمد میاں سنی حنفی قادری دھوراجوی بریلوی

۵)مولوی ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی

۶) مولوی محمد الولی الحسنی الکھنوی مفتی وقاضی شہر چابدانی ہگلی بریلوی
۷) مولوی غلام جیلانی قادری برکاتی قاسمی بریلوی مدرسہ احسن المدارس کانپور
۸) مولوی کلیم آل مصطفےٰ قادری بریلوی
۹) مولوی ابوسراج عبدالحق رضوی بریلوی
۱۰) مولوی محمد ضیاء الدین بریلیوطن پیلی بھیت
۱۱) مولوی محمد جسیم قادری بریلوی
۱۲) مولوی محمد امانت رسول القادری النوری بریلوی
۱۳) مولوی محمد امین قادری چشتی بریلوی
۱۴) مولوی عبدالمجید سنی حنفی قادری اشرفی دہلوی بریلوی
۱۵) مولوی سید چراغ دین احمد القادری برکاتی القاسمی الجیلانی بریلوی

☆) بریلوی مسلک کے مقتدر عالم مولوی ابوالبرکات سید احمد قادری مسلم لیگ کے خلاف اپنے طویل فتوے میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں میں شیخ الاسلام اور حکیم الامت کہا جاتا ہے اور اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں"

(الجوابات السنیہ ص ۳۱)

☆) بریلوی مسلک کے لطیف احمد چشتی صاحب سوانح اعلیٰ حضرت نامی مضمون میں لکھتے ہیں کہ:۔

"دیوبندی مسلک کے بعض علماء حصول پاکستان کی جدوجہد میں شریک ہوئے"

(انوار رضا ص ۶۹۱، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

دیکھیے! حقیقت کا اظہار کرنے میں اور تاریخ بیان کرنے میں بھی بریلوی کیسے ڈنڈی مارتے ہیں

☆ بریلوی مسلک کے مقتدر مرکزی مجلس امام اعظم لاہور عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری مظہری لکھتے ہیں کہ:۔

"اس امر کا ہمیں بھی اعتراف ہے کہ واقعی چند دیوبندی علماء نے مولوی شبیر احمد عثانی کی قیادت میں تحریک پاکستان کے اندر حصہ لیا تھا"

(کلمہ حق ص ۱۴۳)

دیکھیے! حقیقت کا اظہار کرنے میں اور تاریخ بیان کرنے میں بھی بریلوی کیسے ڈنڈی مارتے ہیں۔ کسی کا نام لیتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔

۵) مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی شیخ الحدیث لکھتے ہیں کہ:۔

"علمائے دیوبند میں سوائے مولانا ظفر احمد اور مولانا شبیر احمد عثانی کے، جنہوں نے مسلم لیگ کے فنڈ سے تحریک قیام پاکستان کی تائید اور حمایت کی"۔

(مقالات سعیدی ص ۴۶۹)

۶) بریلوی حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"بریلی میں جو پارلیمنٹری بورڈ (مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ) کا جلسہ ہوا اس میں چوٹی کے وہابیہ دیوبندیہ ہی بھرے ہوئے تھے"

(فتاویٰ حامدیہ ص ۴۴۷، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

۷) مولوی سید صابر حسین شاہ بخاری بریلوی نے اپنی کتاب "قائداعظم کا مسلک" میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ

"حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ شبیر احمد عثانی اور مفتی محمد شفیع کراچویؒ، نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا"۔

(قائداعظم کا مسلک ص ۳۹۸، مطبوعہ الغزالی اسلامک سینٹر، دینہ جہلم)

۸) "بریلوی مظہر اعلیٰ حضرت مولوی حشمت علی خان لکھنوی لکھتے ہیں کہ:

"اسی تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں تحریروں میں شیخ الاسلام تھانہ بھون کہا جاتا ہے"

(احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ ص ۲۱)

"حکیم الامت لکھا جاتا ہے" (ایضاً ص ۲۱)

"لیگ کے جلسے میں تھانوی کا پیغام خاص احترام واہتمام سے لیا اور سنا جاتا ہے"

(ایضاً ص ۲۱)

"اسی تھانوی کے مرید مظہر الدین شیرکوٹی کو شہید ملت کا خطاب دیا گیا"

(ایضاً ۲۱)

"لیگ کے جلسے میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں"

(ایضاً ص ۲۱)

۹) بریلوی مولوی حکیم آل مصطفےٰ قادری برکاتی قاسمی مارہروی لکھتے ہیں کہ

"البتہ یہ ضرور ہے کہ مسلم لیگ میں بکثرت وہ بھی شامل ہیں جنکے کفر وارتداد یا بدمذہبی وگمراہی کا یقیناً وقطعاً جزم شرعی ہے اور وہ مسلم لیگ کے روح رواں اور اس کے سرپرست اور سرمایہ ناز ہیں مثلاً وہابیہ دیوبندیہ جنکے اکابر پر علمائے عرب وعجم کا فتوائے کفر وارتداد ہے

(احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ ص ۳۹)

"قائداعظم کا مسلک" نامی معتبر کتاب میں بریلوی صابر حسین نے "شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری برکاتی مارہروی "کو معتبر پیرمان کر اس کی ایک کتاب کا اشتہار دیا ہے" (قائداعظم کا مسلک ص ۳۹۹)

بریلوی حضرات ان کو "تاج العلماء" کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔

اور بریلوی حضرات حشمت علی خان کی کتاب "الصوارم الہندیہ" کا بہت پرچار کرتے ہیں۔ اور اس کو امام المناظرین، شیر بیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کے القاب سے یاد کر کے احمد رضا کا سچا وارث ثابت کرتے ہیں۔

جیسا کہ بریلوی رسالہ کلمہ حق شمارہ نمبر ۳ میں یوں لکھا ہے کہ:

"فاتح دیوبندیت" امام المناظرین، شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خان رضی اللہ عنہ"

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۳ ص ۳۹۔۴۰۔ مطبوعہ لاہور)

درج بالا بریلوی حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ:

معتبر بریلوی علماء کرام نے تسلیم کیا ہے کہ

(i) مسلم لیگ میں دیوبندی علماء کی کثرت تھی

(ii) مسلم لیگ کے روح رواں، سرپرست اور سرمایہ ناز علمائے دیوبند تھے۔

(iii) مسلم لیگ کے بورڈ میں دیوبندی علماء بھرے ہوئے تھے۔
(iv) مسلم لیگ کے جلسوں میں مولانا اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے تھے۔
(v) حضرت تھانوی کو مسلم لیگ کی تقریروں اور تحریروں میں "شیخ الاسلام" کہا جاتا تھا
(vi) حضرت تھانویؒ کا پیغام مسلم لیگ کے جلسے میں بڑے احترام سے لیا جاتا اور سنایا جاتا تھا۔
(vii) حضرت تھانویؒ کے ایک مرید کو مسلم لیگ نے شہید ملت کا خطاب دیا۔
(viii) حضرت تھانویؒ کو مسلم لیگ کے جلسوں میں "حکیم الامت" کہا جاتا تھا۔
(ix) لیگ کے اخبارات میں حضرت تھانویؒ کے بیانات خصوصی اہتمام سے چھاپے اور پڑھوائے جاتے تھے۔
(x) حضرت تھانویؒ کے نمائندگان احترام سے لیگ کے جلسوں میں پہنچائے جاتے تھے
(xi) حضرت مولانا شبیر احمد عثانی، حضرت علامہ ظفر احمد عثانی، حضرت مفتی شفیع دیوبندی رحمھم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسے علمائے دیوبند نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔

صرف یہی نہیں بلکہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ:

"مسلم لیگ کے ساتھ ایک بہت بڑا عالم ہے جس کا علم وتقدس اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں تمام علماء کا علم وتقدس وتقوی رکھا جائے تو جس کا پلڑا بھاری ہوگا اور وہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سرپرست دارالعلوم دیوبند ہیں۔"

(تحریک پاکستان ص ۱۱۰)

اور یہ بات بھی کسی مسلمان سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے علمائے اہل سنت دیوبند کی تحریک پاکستان کے لئے شدید جدوجہد کو دیکھ کر ہی

(i) شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ سے مغربی پاکستان میں جھنڈا لہروایا
(ii) شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرقی پاکستان میں جھنڈا لہروایا

(تحریک پاکستان، آٹھویں کے اردو کا سلیبس)

اور

"سرحد اور سلہٹ کے ریفرنڈم میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے خوش ہو کر ہی قائداعظم اور لیاقت علی خان نے دونوں علمائے اہلسنت کو مبارک باد دی"۔

حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ عثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مخلصانہ کوششیں تھیں کہ سرحد اور سلہٹ کے ریفرنڈم میں جمیعت علمائے ہند اور مسلم لیگ کے جھنڈے ساتھ ساتھ تھے اور لوگ نعرے لگا رہے تھے۔

"جمیعت علمائے ہند، مسلم لیگ بھائی بھائی"

حضرت علامہ شبیر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پاکستان اور مسلمانوں کیلئے ان مخلصانہ کوششوں اور ان کے تقوی کو دیکھ کر ہی قائداعظم نے وصیت کی تھی کہ

"میرا جنازہ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پڑھائے"

جیسا کہ شاہ احمد نورانی صاحب بریلوی اپنے انٹرویو میں کہتے ہیں کہ:

"قائداعظم کی نماز جنازہ سنی عالم دین نے پڑھائی"

(افکار نورانی ص ۲۰۹، مطبوعہ مکتبہ اہل سنت لاہور)

جیسا کہ حامد میر بریلوی رضاخانی ایڈیٹر روزنامہ "اوصاف"

اسلام آباد لکھتے ہیں کہ:

"بانی پاکستان (خود قائداعظم کی وصیت کے مطابق) کی نماز جنازہ ایک حنفی عالم دین،
مولانا شبیر احمد عثمانی (حنفی) نے پڑھائی تھی" (قائداعظم کا مسلک ص ۷۹)

جیسا کہ پروفیسر محمد رفیق شیخ حنفی قادری بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"قائداعظم نے وصیت بھی فرمادی تھی کہ ان کا جنازہ علامہ شبیر احمد عثمانی پڑھائے"

(قائداعظم کا مسلک ص ۱۰۹)

آج کل کے بریلوی اور رضاخانی پروپیگنڈے کے مطابق یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ۳ یا ۴ دیوبندی علماء تحریک پاکستان میں شامل ہوئے تھے بلکہ رضاخانی بہتان کی مذمت کرتے ہوئے یاد رکھنا چاہیے کہ

شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانیؒ، مفتی اعظم محمد شفیع دیوبندیؒ، ابن شیر خدا، مناظر اہلسنت، ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مرتضی حسن چاند پوریؒ، مفتی محمد حسن امرتسریؒ، مولانا اطہر علیؒ، مولانا طاہر قاسمیؒ، مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، مولانا شمس الحق فرید پوری، مولانا عبدالغنی پھولپوری، مولانا شاہ ولی اللہ آبادی، مولانا عبدالمجید بچھراں والی، مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلویؒ، مفتی دین محمدؒ، مولانا صدیق احمدؒ، مبلغ اسلام مولانا الیاس دہلویؒ، عالم باعمل، ولی کامل حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، شیخ الاسلام حضرت علامہ احتشام الحق تھانوی، خطیب اسلام حضرت مولانا محمد متین خطیب دیوبندؒ، شمس العلماء مولانا شمس الحق افغانیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا شبیر علی تھانویؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ، فاضل دیوبند مولانا حبیب الرحمان دیوبندیؒ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند، خانوادہ نانوتویؒ حضرت قاری طیب قاسمیؒ، حضرت مولانا احمد علی سلہٹی، رئیس التحریر حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، پیر غلام مجدد سرھندی، مولانا رسول خان ہزارویؒ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرھم جیسی بزرگ ہستاں اور علمائے اہلسنت دیوبند تحریک پاکستان میں شامل تھے۔

اور یہ بات بھی یاد رہے کہ

"۱۹۴۵ء کو محمد علی پارک کلکتہ میں زیر صدارت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ آل انڈیا جمعیت علماء کانفرنس کے ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر کی تاریخوں میں تین روز تک مسلسل شاندار اجلاس ہوتے رہے، پانچ سو سے زائد علماء مشائخ نے اس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں جمعیت علمائے اسلام کی بنیاد رکھی گئی اور مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت قراردادیں پاس ہوئیں اور ایک قرارداد میں متفقہ طور پر مسلم لیگ کی حمایت کے اعلان کے ساتھ ساتھ ووٹروں سے اپیل کی مسلم لیگ کے علاوہ کسی دوسری جماعت کے نمائندہ کو ووٹ نہ دے"۔

(تحریک پاکستان اور علمائے دیوبند ص ۲۲۴)

یعنی پانچ سو ۵۰۰ سے زائد علمائے دیوبند تحریک پاکستان کے حامی تھے۔
جمعیت علمائے ہند کے اکابر میں سے شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان کے متعلق موقف یہ تھا کہ:

''جب مسجد بن جائے تو اس کی حفاظت ضروری ہے۔ بننے سے پہلے اختلاف کی گنجائش ہے، بننے کے بعد اختلاف کی گنجائش نہیں'' (تحریک پاکستان اور علمائے دیوبند ص ۲۲۷)

یہی موقف اس کتاب میں بھی ہے۔

(شیخ الاسلامؒ کے حیرانگیز واقعات ص ۱۷۳)

یہ بات بھی شاید تاریخ کے اوراق میں آپ لوگوں نے نہیں پڑھی ہوگی کہ

''مسلم لیگ کے رہنماؤں نے جمیعۃ علمائے ہند سے بعض ایسے وعدے کیے کہ مولانا مفتی کفایت اور مولانا حسین احمد مدنی نے باہمی اشتراک سے یوپی کے تمام اضلاع میں الیکشن لڑا''

(ملخص حیات امیر شریعت ص ۲۰۸)

''حضرت مدنیؒ نے جوان دنوں مسلم لیگ کی حمایت کر رہے تھے''

(حیات امیر شریعت ص ۲۰۸)

حضرت مدنی ارشاد فرماتے کہ: ''پاکستان ہمارے نزدیک مسجد کی طرح مقدس زمین کا ایک مقدس ٹکڑا ہے اور اس کی حفاظت ہر مسلمان پر لازم اور فرض ہے''

(تحریک پاکستان اور علمائے دیوبند ص ۱۵۷)

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار کے رہنما مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کو مشورہ دیتے ہوئے تحریک پاکستان کی حمایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''اب ایک طے شدہ راستہ پر مسلمانوں کے سفر کا سوال ہے اگر ہم ہندوستان کے علاوہ مسلمانوں کے لئے بھی سوچتے رہے ہیں تو میں آپ کو اور آپ کی وساطت سے احرار کو مشورہ دوں گا کہ آپ لوگ جو پاکستان کے صوبوں میں رہ رہے ہیں لیگ میں شامل ہو جائیں تا کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے اور معاملہ بغیر کسی دشوار کے حل ہو جائے''۔

(بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل ص ۲۲۳۔ از شورش کاشمیری)

پاکستان بننے سے پہلے آخری دنوں میں امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ خان عبدالغفار خان کو کہتے ہیں کہ:

''خان صاحب! میرا خیال ہے، حالات اس نہج پر آگئے ہیں کہ آپ لیگ میں چلے جائیں''

(ایضاً ص ۲۲۳)

گاندھی مولانا آزاد کو کہتے ہیں کہ

''گاندھی نے ایک ثقہ روایت کے مطابق مولانا سے کہا کہ آپ اگر یہی سوچ رہے ہیں تو آپ کا ٹھکانہ مسلم لیگ میں ہے، مولانا سوچ رہے تھے کہ پاکستان ناگزیر ہو چکا ہے، اب اگر پاکستان بنتا ہے تو جو صوبے پاکستان کو منتقل ہو رہے ہیں وہ مسلمانوں کے انتشار سے خراب نہ ہوں، ان میں کم سے کم قطع و برید ہو، پھر جن نیشنلسٹ مسلمانوں کی تحریک و تنظیم کا

محوری پاکستان کے صوبے ہیں انہیں مسلمانوں کی خدمت گزاری کیلئے لیگ میں شامل
ہوجانا چاہیے"(ایضاً ص ۳۲۴)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تقسیم ہند سے چند دن پہلے تقریروں میں ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے آپ کو مسلح رہنے کی ترغیب دی اور ہندوؤں اور سکھوں سے لڑنے کیلئے تیار رہنے کا مشورہ دیا

"جس پر مجلس احرار کے ذمہ دار کارکن اور باعتبار مسلم لیگی اس اہم کام میں امیر شریعت رحمۃ اللہ کے معاون تھے"۔

(حیات امیر شریعت ص ۲۹۷-۲۹۶)

مسلم لیگی نواب زادہ لیاقت علی خان نے عبوری حکومت کے مسئلہ پر احرار کی سیاست پر کہا کہ

"مجلس احرار نے ملک کے سیاسی سمجھوتے کے بارے میں ایک صحیح قدم اٹھایا ہے"۔

(ایضاً ص ۲۹۵)

شاہ صاحب کا اختلاف بس یہی تھا جیسا کہ وہ عرض کرتے ہیں کہ:

"مسلم لیگ سے ہمارا اختلاف صرف یہ تھا کہ ملک کا نقشہ کس طرح بنے یہ نہیں کہ ملک نہ بنے بلکہ یہ کہ اس کا نقشہ کیونکر ہو یہ کوئی بنیادی اختلاف نہیں تھا"۔

(ایضاً ۳۲۰)

جیسا کہ: "ہمارے بزرگوں کا دماغ اس خیال سے خالی نہیں کہ ہندوستان میں ایک دفعہ پھر اسلامی حکومت قائم ہوجائے"

(حیات امیر شریعت ص ۲۶۶)

رضاخانیوں کو چاہیے کہ چمنستان کے جھوٹے حوالے دینا بند کریں۔

حضرت بخاریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"میری آخری رائے اب یہی ہے کہ ہر مسلمان کو پاکستان کی فلاح و بہبود کی راہیں سوچنی چاہیے اور اس کیلئے عملی اقدام اٹھانا چاہیے۔ مجلس احرار کو ہر نیک کام میں حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے"(حیات امیر شریعت ص ۳۰۹)

ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ:

"دارالعلوم دیوبند کے پانچ بڑے عہدیداروں
(۱) سرپرست (۲) صدر مہتمم (۳) صدر مدرس (۴) صدر مفتی (۵) مہتمم
میں سے چار مسلم لیگ کے ہم خیال تھے

سرپرست حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، صدر مہتمم حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، صدر مفتی مولانا شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مہتمم مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے علاوہ دارالعلوم دیوبند کے بہت سے علماء، مدرسین اور ارکان شوری مسلم لیگی خیال کے تھے"

(تحریک پاکستان اور علمائے دیوبند ص ۱۲۹)

تحریک پاکستان کیلئے یہ علمائے اہلسنت دیوبند کی کوششیں۔ جس میں سے ہم نے ہر عالم دین کے

موقف کھول سب قارئین کے سامنے رکھ دیا ہے تاکہ وہ غور وفکر کے بعد خود فیصلہ کریں کہ
علمائے اہل سنت دیوبند ہی کی کوششوں سے پاکستان کی راہیں ہموار ہوتی گئیں اور کثیر علماء اور
مسلمان ان علمائے دیوبند کی وجہ سے تحریک پاکستان میں شامل ہوئے۔ان علمائے دیوبند کی قربانیاں تو بانی
پاکستان کو بھی تسلیم تھیں جیسا کہ اوپر باحوالہ گزر چکا۔

یار زندہ صحبت باقی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆